

مقاصد شریعت کی ضرورت اور اہمیت

محمد نواز *

مقاصد شریعت ان بنیادی مقاصد و اغراض کو کہا جاتا ہے جو شریعت اسلامیہ کے تمام احکام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مقصود ہوتے ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں احکام شریعت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے طور پر ماننا اور تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر ان احکام میں کوئی حکمت یا مصلحت نہ بھی ہو تو بھی ان کے مبنی برحق ہونے پر ایمان رکھا جائے۔ ان احکام میں حکم کو جاننا یا نہ جاننا ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کی شرط نہیں ہونی چاہئے۔ احکام شریعت کے ماننے یا نہ ماننے کا دار و مدار انسان کی اپنی عقل پر موقوف نہیں ہونا چاہئے۔ ایک مسلمان کا فقط یہ کام ہونا چاہئے کہ اگر ثابت ہو جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے تو وہ بات اس کے لئے حرف آخر ہونی چاہئے۔ اگر اس حکم کی کوئی حکمت سمجھ آ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اس سے ایمان میں یقیناً پختگی آئے گی۔ اگر اس کی حکمت سمجھ نہ آئے تو اسے اپنی عقل کی کمزوری تصور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو یوں واضح کیا ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (۱)

”ہرگز نہیں: آپ ﷺ کے رب کی قسم ہے کہ وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپس کے جھگڑوں میں آپ ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ پھر وہ آپ ﷺ کے فیصلوں پر اپنے دل میں ذرہ برابر بھی تنگی محسوس نہ کریں اور اس فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں۔“

جب فیصلہ اپنی خواہش کے مطابق نہ ہو تو دل میں تنگی محسوس ہوتی ہے کیونکہ عقل اس کو سمجھنے سے قاصر ہوتی ہے اور اہل ایمان کو ایمان کی تکمیل اور پختگی کیلئے حکم دیا گیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے فیصلوں کو ہر صورت درست تسلیم کریں۔ لیکن اس کے باوجود احکام شریعت کی مصالح کو جاننے کی کوشش کرنا مقربان بارگاہ ایزدی کا طریقہ رہا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

﴿رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخَيِّمُ الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي﴾ (۲)

”اے میرے رب: تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا، کیا تو اس پر یقین نہیں رکھتا۔ (حضرت ابراہیم نے) عرض کیا کہ میرا اس پر پختہ ایمان ہے لیکن یہ سوال اس لئے کیا

ہے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔“

انسان بے شمار یقینی اور قطعی امور پر پختہ ایمان رکھتا ہے لیکن جب انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اسے زیادہ اطمینان قلبی نصیب ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب حضرت خضرؑ سے الگ ہونے لگے تو حضرت خضرؑ نے انہیں کہا کہ میں ان سب کی حکمت بتائے دیتا ہوں اور فرمایا:

﴿وَمَا فَعَلْنَاهُ عَنْ أَمْرِی﴾ (۳)

”میں نے یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ (بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا)“

حضرت خضرؑ کو علم تھا کہ حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے پاس آئے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ کام میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئے ہیں لیکن پھر بھی مناسب سمجھا کہ ان افعال کی حکمت اور مصلحت حضرت موسیٰ کو بتادی جائے تاکہ ان کے قلبی اطمینان میں اضافہ ہو جائے۔

ان دو مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ احکام شریعت کی حکمتیں جاننے کی خواہش رکھنا اور اس کی ضرورت محسوس کرنا ایک فطری امر ہے۔ اگر کسی مؤمن کو یہ مصالحوں اور حکم معلوم ہو جائیں تو وہ زیادہ اطمینان اور زیادہ قوت کے ساتھ ان احکام پر عمل پیرا ہو سکتا ہے اور اسے دوسروں تک بہتر انداز میں پہنچا سکتا ہے۔ (۴)

مقاصد شریعت اسلامیہ، احکام اور حکم اور حاکم اور محکوم کے درمیان پختہ تعلق اور رابطہ پیدا کرتے ہیں۔ یہ شریعت اسلامیہ کے خصائص اور امتیازات کو بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی بندگی کو ثابت کرتے ہیں جو سب سے بڑا مقصد شریعت ہے۔

ذیل میں مقاصد شریعت کی اہمیت و افادیت پر بحث و طرح سے کی جاتی ہے:

الف: عام مسلمان کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت

ب: مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت

الف: عام مسلمان کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت:

ایک عام اور سادہ مسلمان کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت مندرجہ ذیل پہلوؤں سے واضح ہوتی ہے۔

۱- ایمان کی پختگی:

مقاصد شریعت کو جاننے سے ایک عام مسلمان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان پختہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل و دماغ میں اسلامی عقیدہ راسخ ہو جاتا ہے جس سے وہ احکام شریعت پر عمل کرنے کو اپنے لئے کافی و شافی سمجھتا ہے وہ عصر حاضر میں بالخصوص اپنے دین پر فخر کرتا ہے۔ (۵)

۲- خالق کے مقصد تخلیق کی تکمیل:

اللہ تعالیٰ کا انسانی تخلیق کا مقصد اول اس کی بندگی کرنا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (۶)

”میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔“

جس طرح انسان تکوینی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں وہ مقاصد شریعت کا عرفان حاصل کر کے شرعی اور دینی

اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاتے ہیں۔

عز الدین نے ”قواعد الاحکام“ کی تالیف کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

”الْغَرَضُ بِوَضْعِ هَذَا الْكِتَابِ بَيَانُ مَصَالِحِ الطَّاعَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَسَائِرِ التَّصَرُّفَاتِ، لِيَسْعَى الْعِبَادُ فِي كَسْبِهَا، وَبَيَانُ مَقَاصِدِ الْمُخَالَفَاتِ، لِيَسْعَى الْعِبَادُ فِي ذَرْبِهَا وَبَيَانُ مَصَالِحِ الْمُبَاحَاتِ، لِيَكُونَ الْعِبَادُ عَلَى خَيْرَةٍ وَمَا يُؤْخَرُ مِنْ بَعْضِ الْمَفَاسِدِ عَنْ بَعْضِ مِمَّا يَدْخُلُ تَحْتَ أَكْسَابِ الْعِبَادِ، دُونَ مَا لَا قُدْرَةَ لَهُمْ عَلَيْهِ، وَلَا سَبِيلَ لَهُمْ إِلَيْهِ. وَالشَّرِيعَةُ كُلُّهَا نَصَائِحُ: أَمَّا بِدَرْءِ مَفَاسِدٍ، أَوْ بِجَلْبِ مَصَالِحٍ، فَإِذَا سَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ فَتَأَمَّلْ وَصِيَّتَهُ بَعْدَ نِدَائِهِ. فَلَا تَجِدُ إِلَّا خَيْرًا يَحْتُكُّ عَلَيْهِ، أَوْ شَرًّا يَزْجُرُكَ عَنْهُ أَوْ جَمْعًا بَيْنَ الْحَبِّ وَالزَّجْرِ. وَقَدْ أَبَانَ فِي كِتَابِهِ مَا فِي بَعْضِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْمَفَاسِدِ، حَتَّى عَلَى اجْتِنَابِ الْمَفَاسِدِ، وَمَا فِي بَعْضِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْمَصَالِحِ، حَتَّى عَلَى اتِّبَانِ الْمَصَالِحِ.“ (۷)

”اس کتاب کی تالیف کا مقصد طاعات، معاملات اور تمام تصرفات کی مصالح کو بیان کرنا ہے تاکہ لوگ ان کے حصول کی کوشش کریں، ان احکام کی خلاف ورزی کے مفاسد کو بیان کرنا ہے تاکہ لوگ نافرمانی سے بچ سکیں اور ان مباحات کی مصالح کو بھی بیان کرنا ہے تاکہ لوگ انہیں اختیار کریں اور ان مفاسد کو بھی بیان کرنا ہے جن سے لوگ حسب قدرت و استطاعت اجتناب کر سکیں۔ تمام شریعت بھلائیوں کی طلب کا نام ہے، خواہ یہ بھلائیاں مفاسد دور کر کے حاصل ہوں یا مصالح حاصل کر کے۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“۔ ”اے ایمان والو!“ سنا تو اس ندا کے بعد والے حصے میں غور کرو تو وہ تمہیں کسی اچھائی پر آمادہ کرے گا یا کسی برائی سے روکے گا یا بھلائی پر آمادہ کرنا اور برائی سے روکنا دونوں ہوں گے۔ لوگوں کو مفاسد سے بچانے کیلئے بعض احکام کے مفاسد اور مصالح کے حصول کیلئے بعض احکام کی مصالح اس کتاب میں بیان کر دی ہیں۔“

۳- مقاصد شارع سے موافقت:

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قضائے الہی پر راضی ہو اور اس کے مقاصد سے موافقت پیدا کرے اور اس طرح رب حکیم و رحیم کو راضی کر کے سعادت دارین سے فیضیاب ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے راضی ہو جانا بندے کیلئے دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (۸)

”رضائے الہی کا حصول سب سے بڑی دولت ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔“

یہ سب اسی صورت ممکن ہے کہ بندہ حکیم و دانا شارع کے مقصد کو پہچانے تاکہ اس کے مقاصد شارع کے مقاصد کے تابع ہو جائیں۔ (۹) اور حیلے اور بہانے کر کے راہ فرار اختیار نہ کرے۔ اگر بندہ مقاصد شارع سے انحراف کرے گا تو اس کا انجام برا ہوگا۔

۴- تبلیغ دین:

مبلغ کیلئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے مقاصد شریعت بیان کرے تاکہ لوگ دین کے ساتھ وابستگی کو مضبوط بنائیں۔ شریعت پر عمل کرنے اور تکالیف برداشت کرنے کا جذبہ پیدا ہو کیونکہ طبعیت انسانی امور نافعہ کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔ انبیاء و رسل نے مقاصد شریعت کو بیان کیا مثلاً جب یہ بیان کیا جائے کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور دل کو سکون اور اطمینان عطا کرتی ہے تو وہ یقیناً نماز کی طرف آئیں گے قرآن نے نماز کے بارے بتایا ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (۱۰)

”بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔“

اسی طرح جب یہ بیان کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے تو:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (۱۱)

”جب کہا جائے گا تو یقیناً لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے۔“

جب لوگوں کو بتایا جائے کہ فحاشی سے مسلمانوں کے مابین بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اس سے ہنستے مسکراتے گھر ویران

ہو جاتے ہیں اور اولاد نافرمان ہو جاتی ہے تو جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنایا جائے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ إِنَّهَا كَانَتْ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ (۱۲)

”زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ اس سے فحاشی پھیلتی ہے اور یہ انتہائی برا عمل ہے (تو یقیناً لوگ زنا سے

اجتناب کریں گے۔“

مبلغ کو چاہئے کہ وہ ”اَلَا تَهْمُ فَاَلَا تَهْمُ“ کے اصول پر عمل پیرا ہو کر ضروریات کو حاجیات اور تحسینات پر، اصول کو تابع پر اور مصلحت عامہ کو مصلحت خاصہ پر مقدم رکھے۔ اسی طرح ضرر اصغر کے مقابلے ضرر اکبر سے لوگوں کو زیادہ ڈرائے اور لوگوں کے عقل و فہم کے مطابق ان سے گفتگو کرے۔ (۱۳)

امام شوکانی (۱۴) نے اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے سلسلے میں مقاصد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ مبلغ کو نبی کریم ﷺ کی کامل پیروی کرنا چاہئے کہ آپ ﷺ کا بڑا مقصد تیسیر تھا نہ کہ تعسیر، تبشیر تھا نہ کہ تعفیر، کیونکہ اس عمل سے جلب مصالح اور دفع مفاسد ہوتا ہے شارع کی شریعت پر راضی ہونے والے عالم کو چاہئے کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کرتے ہوئے اپنا سب سے بڑا مقصد لوگوں کیلئے مصالح دینیہ کے حصول اور دفع مفاسد کو بنائے۔ (۱۵)

ب: مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت:

مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کو صرف جاننا اور سمجھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے پاس ایسا ملکہ ہونا چاہئے کہ وہ مقاصد شریعت کا ادراک کر سکے اور ان کی مدد سے مسائل کا استنباط کر سکے۔ اکثر اصولیین نے مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت کا ذکر کیا ہے جن میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱- امام شافعی (۱۶):

امام جوینی نے امام شافعی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مجتہد کے سامنے جب کوئی مسئلہ پیش ہو تو اولاً اس کا حکم کتاب اللہ سے تلاش کرے۔ اگر اس کا حکم کتاب اللہ سے نہ ملے تو وہ احادیث متواترہ کی طرف رجوع کرے۔ اگر حکم ان احادیث سے مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اخبار احاد کی طرف رجوع کرے..... اگر مطلوب حکم ان مآخذ سے نہ ملے تو قیاس کی طرف جانے کی بجائے کلیات شریعت اور اس کی مصالح عامہ میں غور و فکر کر کے حکم لگائے۔ (۱۷)

۲- امام جوینی (۱۸):

ایک مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی اہمیت کے بارے جوینی لکھتے ہیں کہ مقاصد شریعت اور ان کے قواعد عامہ لوگوں کو ظلم و ستم سے بچاتے ہیں کیونکہ ایسی صورت حال میں لوگ طلب انصاف کیلئے معتمد علیہ مفتی کی جانب رجوع کرتے ہیں جو انہیں درست راستے کی طرف گامزن کرتا ہے اور وہ مفتی و مجتہد جو ادا امر و نہی میں مقاصد شریعت کا خیال نہیں رکھتا تو وہ حقیقت میں شرعی بصیرت سے خالی ہوتا ہے۔ (۱۹)

۳- امام غزالی (۲۰):

امام غزالی نے لکھا ہے کہ جس مجتہد نے مقاصد شریعت کا احکام میں لحاظ رکھا اسی نے حق کو پایا ہے۔ (۲۱)

۴- عزالدین (۲۲):

عزالدین لکھتے ہیں کہ جو جلب مصالح اور دفع مفاسد کیلئے مقاصد شریعت میں تتبع کرتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ مصلحت کا حصول اور مفاسد سے بچاؤ ضروری ہے اگرچہ اس کی تائید اجماع، قیاس اور نص وغیرہ نہ بھی کریں۔ اگر مجتہد شرعی مقصد کو سمجھ جائے تو پھر یہ اس کیلئے اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ مصالح اور مفاسد کی صحیح پہچان اور ان کے مابین ترجیحی پہلو صرف وہی تلاش کر سکے گا جو شریعت اور مقاصد شریعت میں یدِ طولی رکھتا ہے۔ (۲۳)

۵- تقی الدین سبکی (۲۴):

سبکی نے مجتہد کیلئے ممارست اور مقاصد شریعت کا تتبع لازمی شرط قرار دیا ہے۔ (۲۵)

۶- ابن تیمیہ (۲۶):

حقیقت میں عالم وہ شخص ہے جو حکمت شریعت، اس کے مقاصد اور محاسن کو بطریق احسن سمجھ سکے۔ ابن تیمیہ لکھتے

ہیں:

”مَنْ فَهَمَ حِكْمَةَ الشَّارِعِ كَانَ هُوَ الْفَقِيهُ حَقًّا.“ (۲۷)

”اصل فقیہ وہ شخص ہے جو شارع کی حکمت کو سمجھے۔“

۷- ابن قیم (۲۸):

ابن قیم نے مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی سوجھ بوجھ کو شرط قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ قیاس صحیح اور غیر صحیح میں فرق مقاصد شریعت کی بنیاد پر ہی کر سکتا ہے اور یہ ملکہ اسے تب حاصل ہوگا جب وہ شریعت کے اُسرار اور اس کے مقاصد سے باخبر ہوگا۔ (۲۹)

۸- شاطبی (۳۰):

شاطبی نے مجتہد کیلئے دو شرائط ذکر کی ہیں۔

i- مقاصد شریعت کی کامل فہم ہونا۔

ii- مقاصد شریعت سے اپنے فہم کے مطابق استنباط کی صلاحیت ہونا۔ (۳۱)

شاطبی نے مزید لکھا ہے کہ جب انسان تمام مسائل شریعت میں شارع کے قصد کو سمجھنے کے قابل ہو جائے تو وہ احکام الہی کی تعلیم اور افتاء میں نبی کریم ﷺ کے خلیفہ کے قائم مقام بن جاتا ہے۔ (۳۲) اگر ایک مجتہد عالم مقاصد شریعت کو سمجھنے کے باوجود ان سے غفلت برتے تو وہ اپنے اجتہاد میں غلطی کا ارتکاب کرے گا۔ (۳۳)

مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی ضرورت کی وجوہات:

مجتہد کیلئے مقاصد شریعت کی ضرورت پانچ وجہ سے ہو سکتی ہے۔

۱۔ نصوص کی تفسیر اور ان کی ادلہ کو سمجھنا:

صحابہؓ و تابعینؓ نبی کریم ﷺ سے نصوص شریعت اور ان کے مقاصد کو سمجھتے اور سیکھتے تھے۔ انہیں نصوص اور احکام کے استنباط کے قواعد کو منضبط کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ بقول ابن خلدون (۳۳) ان لوگوں کو ملکہ لسانی حاصل تھا جس کے ذریعے وہ الفاظ کے معانی اور مفہیم بآسانی سمجھ لیتے تھے اور احکام مستنبط کرنے کیلئے ضروری قوانین یعنی نصوص شریعت ان کے ذہنوں میں موجود تھے..... جب اسلاف کا زمانہ ختم ہو گیا اور علوم شریعت نے صنعت کا درجہ حاصل کر لیا تو فقہاء و مجتہدین نے ادلہ شریعت سے احکام مستنبط کرنے کیلئے باقاعدہ کتب اصول فقہ تحریر کیں۔ (۳۵)

یہ بات مسلم ہے احکام شریعت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی بندگی، مصالح عباد اور ان سے دفع فساد کو یقینی بنانا ہے۔ جب نصوص شریعت ہی ان مقاصد شریعت کی تحدید کرتے ہیں تو نصوص کو سمجھ کر ہی ایک مجتہد اس سے احکام مستنبط کر سکے گا۔

لہذا مقاصد شریعت کی روشنی میں نصوص شریعت کو سمجھنا آسان ہوتا ہے کیونکہ الفاظ اور عبارات کے معانی اور مدلولات متعدد ہو سکتے لیکن مقاصد شریعت نصوص سے شارع کی منشاء کے مطابق معانی سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ (۳۶)

۲۔ متعارض دلائل کے درمیان ترجیح اور ان کے درمیان تطبیق کرنا:

احکام شریعت میں تعارض نہیں ہوتا لیکن بعض اوقات ظاہری طور پر یاد رکھنے والے کو احکام اور ادلہ شریعت کے درمیان تعارض نظر آتا ہے اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کیلئے مجتہد مقاصد شریعت سے مدد لے سکتا ہے۔

جب ایک مجتہد کو ایک غیر معارض دلیل مل جائے جس پر اس کا دل مطمئن ہو تو وہ اس کے مطابق حکم لگاتا ہے۔ اگر اسے تحقیق و تجرے کے بعد کوئی معارض دلیل مل جائے تو وہ ان دونوں دلیلوں کے درمیان تطبیق یا ترجیح کا پہلو نکالتا ہے اور

مقاصد شریعت اس سلسلے میں اس کی درست راہنمائی کرتے ہیں۔ (۳۷)

گویا مقاصد شریعت مسلمانوں کے مابین اختلاف اور نزاع کی کمی کا ذریعہ ہیں۔

۳۔ غیر منصوص واقعات سے متعلقہ احکام کی پہچان:

ایک مجتہد غیر منصوص واقعات میں حکم جاری کرنے کیلئے قیاس، استصلاح اور استحسان کے ذریعے انتہائی کوشش کے ساتھ شریعت کے اہداف و مقاصد کو تلاش کرتا ہے اور انہی مقاصد شریعت کو معیار بنا کر فتویٰ صادر کرتا ہے۔

چونکہ معاشرہ ہمیشہ ایک حالت پر نہیں رہتا بلکہ اس میں ہمیشہ تبدیلی اور ارتقاء جاری رہتا ہے اور نئے نئے مسائل جنم لیتے رہتے ہیں۔ مقاصد شریعت کا علم مجتہد کیلئے شریعت کا دائرہ وسیع کر دیتا ہے اس کیلئے الفاظ کی خصوصیات اور مقاصد

شریعت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

احکام کی تخریج کیلئے مجتہد کا مقاصد شریعت کا جاننا ضروری ہے جبکہ مقلد فقیہ کیلئے بھی ان کا علم ضروری ہے کیونکہ اس کے امام کی فقہ کی بنیاد بھی انہی پر ہے وہ مقاصد شریعت کو سمجھے بغیر اور مصالح کا خیال رکھے بغیر اس فقہ کے مطابق فیصلہ نہیں دے سکتا۔ (۳۸) حتیٰ کہ جدید اور معاصر قضایا میں فیصلہ صادر کرنے کیلئے بھی مقاصد شریعت عامہ کا علم ضروری ہے۔ (۳۹)

۴- احکام شریعت کو زمان و مکان کے مطابق سمجھنا:

اسلام نے احکام شریعت کے سلسلے میں زمان و مکان کا خاص خیال رکھا ہے اور اس میں انسانی استطاعت کو بھی فراموش نہیں کیا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (۴۰)

”اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔“

انسانی قوت برداشت و تحمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (۴۱)

”اللہ تعالیٰ کسی بھی ذی روح کو اس کے استطاعت اور برداشت کے مطابق مکلف بناتا ہے۔“

مجتہد کو نصوص شریعت کے درست فہم اور ان کے بین حالات و واقعات کے مطابق تطبیق کیلئے مقاصد شریعت کے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۴۲) اسی لئے شریعت کی مصالح کی رعایت بھی ممکن ہو سکتی ہے۔ جب عرف عام اور مکلفین کی عادات و اطوار کا درست علم حاصل ہو۔ (۴۳) نصوص شریعت کا تبدیلی احوال و اعراف کے ساتھ گہر تعلق اور ربط موجود ہے ایک مسلمان تبدیلی احوال میں انتشار اور رفتہ سے بچ جاتا ہے کیونکہ اس کیلئے حالات کے مطابق احکام موجود ہوتے ہیں۔

لہذا مقاصد شریعت کی روشنی میں مجتہد حالات و واقعات کے مطابق درست فیصلہ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۵- احکام شریعت میں اعتدال و توازن کا قیام:

تمام احکام شریعت میں اعتدال اور توازن موجود ہے۔ حج، عالم، فقیہ اور مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت مقاصد شریعت کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھے تاکہ ان کی روشنی میں عدل و انصاف اور حق و صداقت تک رسائی ممکن ہو کیونکہ ”یہی مقاصد شریعت ہی وہ محکمات (۴۴) ہیں جن کی طرف تشابہات (۴۵) لوثی ہیں اور وہ کلیات ہیں جن کی طرف جزئیات لوثی ہیں۔ (۴۶) اور احکام اعتدال و توازن پر قائم رہتے ہیں۔

مقاصد شریعت کا علم بالعموم ایک مسلمان اور بالخصوص ایک مجتہد کا گمشدہ خزانہ ہے اسے جہاں سے ملے وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ وہ مشعل ہے جس سے وہ مسائل کی ادق راہوں میں اکتساب نور سے اپنی منازل کو آسان بناتا ہے۔

خلاصہ بحث:

☆ حقیقی اور مطلوب ایمان تو یہ ہے کہ احکام شریعت میں پائی جانے والی مصالح کا علم نہ بھی ہو تو انہیں ”مِنْ وَعَنْ“ درست تسلیم کر کے، ان پر عمل کیا جائے لیکن ان احکام کی مصالح اور حکم تلاش کرنا ممنوع نہیں ہے۔

☆ اگر احکام شریعت کی مصالح کا علم ہو جائے تو اس سے ایمان کی مضبوطی، مقصد تخلیق سے آگاہی، شارع کے مقاصد سے موافقت اور تبلیغ دین کے سلسلے میں مدد لی جاسکتی ہے۔

☆ مقاصد شریعت کا علم ایک مجتہد فقہ کیلئے اس طرح ضروری ہے جس طرح ایک فوجی کیلئے اسلحہ ضروری ہے۔

☆ امام شافعی، امام جوینی، امام غزالی، عزالدین، بیکی، ابن تیمیہ، ابن قیم اور شاطبی وغیرہ ائمہ کرام نے مجتہدین کیلئے مقاصد شریعت کا علم ضروری قرار دیا ہے۔

☆ مقاصد شریعت کے ذریعے نصوص کی تفسیر، اولہ متعارضہ کے درمیان ترجیح اور تطبیق، غیر منصوص واقعات سے متعلقہ احکام کی پہچان، احکام شریعت میں اعتدال و توازن قائم کرنے اور انہیں زمان و مکان کے مطابق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- ۱- سورة النساء: ۲۵
- ۲- سورة البقرة: ۲۶۰:۲
- ۳- سورة الكهف: ۸۲:۱۸
- ۴- غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، التفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۹۵-۲۹۸
- ۵- بدوی، یوسف احمد محمد، مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، دار الفکر، عمان، اردن، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ص ۱۰۳
- ۶- سورة الذاریات: ۵۶:۵۱
- ۷- عز الدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، قواعد الاحکام، دار ابن حزم، بیروت، لبنان، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء، ص ۱۴
- ۸- سورة التوبه: ۷۹
- ۹- یوسف حامد عالم، المقاصد العلمیہ للشریعۃ الاسلامیہ، بمعهد العالمی للفکر الاسلامی، المطبعۃ الاولی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، ص ۱۰۶
- ۱۰- سورة العنکبوت: ۲۹:۳۵
- ۱۱- سورة الرعد: ۱۳:۲۸ ترجمہ: یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو طمینان ملتا ہے۔
- ۱۲- سورة الاسراء: ۱۷:۳۳
- ۱۳- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص ۱۰۵
- ۱۴- یہ محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ شوکانی (۱۱۷۳ھ-۱۲۵۰ھ) ہیں جو یمن کے مشہور عالم فقیہ اور مجتہد تھے۔ ”نیل الاوطار، البدرا الطالع، فتح القدیر اور ارشاد الخول آپ کی مشہور کتب ہیں۔ (الاعلام: ذریعہ، خیر الدین، دار العلم للملایین، بیروت، لبنان، ۱۹۸۹ء، ج: ۶، ص ۲۹۸)
- ۱۵- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ۱۰۵
- ۱۶- شافعی اسلامی فقہ میں امام ابو عبد اللہ محمد بن اوریس شافعی کے مذہب کی طرف نسبت کی وجہ سے شافعی کہلائے کیونکہ آپ نے اسی مذہب کے مطابق تعلیم حاصل کی اور اسی کے مطابق تدریس اور افتاء کا فریضہ سرانجام دیا اور مذہب شافعی کے مطابق کتب بھی تحریر کیں۔
- ۱۷- جوینی، عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف، ابوالعالی، البرہان، مطابع الدوحۃ الحدیثہ، قطر، ۱۳۹۹ھ، ۶۳۲/۲-۷۷۲-۷۷۳: غزالی، محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، حجة الاسلام، امام، الخول، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ص ۳۹۸
- ۱۸- یہ عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف بن محمد الجونی، امام الحرمین (۴۱۹ھ-۴۷۸ھ) عظیم شافعی عالم ہو گزرے ہیں۔ نیشاپور میں ”جوینی“ نامی جگہ میں پیدا ہوئے۔ عالم اسلام کا مشہور ”مدرسہ نظامیہ“ نظام الملک نے آپ ہی کیلئے بنایا تھا۔ یہاں آپ نے تدریس کی۔ متعدد کتب تالیف کیں۔ (الاعلام: ۱۶۰ ابن خلکان: احمد بن محمد بن ابی بکر، شمس الدین، ابوالعباس، وفیات الاعیان و ابناء ابناء الزمان، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء، ۸۱۸/۲)
- ۱۹- جوینی، عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف، ابوالعالی، الغیاثی، مطبعہ نہضت، مصر، ۱۴۰۱ھ، ص ۲۶۶، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶

- ۲۰- یہ محمد بن محمد (۳۵۰ھ-۵۰۵ھ) ہیں جو امام غزالی کے نام سے مشہور ہیں آپ ایک فلسفی، صوفی، اصولی تھے۔ آپ کو حجتہ الاسلام کہا جاتا ہے متعدد تصانیف میں سے احیاء علوم الدین، تہذیب الفلاسفہ، المستصفی، الوجیز، المحول اور شفاء الغلیل زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۲۲/۷)
- ۲۱- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص ۱۷۷
- ۲۲- یہ عبدالعزیز بن عبدالسلام (۵۷۷ھ-۶۶۰ھ) ہیں جو عزالدین بن عبدالسلام کے لقب سے مشہور ہیں انہیں نے مقاصد شریعت پر بنیادی اور ابتدائی کام کیا اور اس سلسلے میں اپنی کتاب ”قواعد الاحکام“ دو جلدوں میں تحریر کی۔ (الاعلام، ۲۱/۴)
- ۲۳- عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، قواعد الاحکام، ص ۴۶۳، الفوائد فی اختصار المقاصد، دار الفکر المعاصر، دار الفکر، دمشق، ۱۴۱۶ھ، ص ۵۳
- ۲۴- یہ علی بن عبدالکافی بن علی بن تمام (۶۸۳ھ-۷۵۶ھ) ہیں جو تاج الدین سبکی کے والد ہیں آپ مفسر، حافظ اور مناظر تھے آپ کی کتب میں الابحاج فی شرح المنہاج زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۳۰/۴)
- ۲۵- الابحاج فی شرح المنہاج: سبکی، علی بن عبدالکافی بن علی ولید، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۳ء، ۹/۸۱
- ۲۶- یہ احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ (۶۶۱ھ-۷۲۸ھ) ہیں جو امام فقیہ، مجدد، محدث، حافظ، شیخ الاسلام کے القاب کے حامل ہیں آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں مشہور کتب منہاج السنۃ السیاسیۃ الشرعیۃ، الصارم المسلول اور مجموع الفتاوی وغیرہ ہیں۔ (الاعلام، ۱۴۳/۱)
- ۲۷- ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، امام، شیخ الاسلام، بیان الدلیل مکتبۃ اضواء النہار، سعودیہ، ۱۹۹۶ء، ص: ۳۵۱، مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ: ۱۰۹
- ۲۸- یہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد ززعلی دمشقی (۶۹۱ھ-۷۵۱ھ) ہیں جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد خاص تھے اور ان کے صحیح پیروکار اور مقلد تھے۔ انہوں نے ابن تیمیہ کی کتب کی تہذیب کی اور ان کے علم کی اشاعت کا ذریعہ بنے آپ کی کتب میں: اعلام الموقعین، الطرق النکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ، شفاء الغلیل، کتاب الروح اور مفتاح دار السعاده زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۵۶/۶)
- ۲۹- ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبد اللہ، اعلام الموقعین، مطبعۃ دار السعاده، مصر، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء، ۵۷/۲
- ۳۰- یہ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد نجفی غرناطی شاطبی (۷۹۰ھ) ہیں جو ایک مشہور اصولی اور مالکی امام تھے آپ کا تعلق غرناطہ سے تھا آپ کی مشہور کتب ”الموافقات فی اصول الفقہ“ اور ”الاعتصام فی الفقہ“ ہیں (الاعلام، ۷۵/۱)
- ۳۱- شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، ابواسحاق، الموافقات، دار الفکر العربی، مصر، ۱۰۶۱، ۱۰۵/۴
- ۳۲- الموافقات، ۱۰۶/۴، ۱۰۷
- ۳۳- نظریۃ المقاصد عند الشاطبی، ۳۳۱
- ۳۴- یہ عبدالرحمن بن محمد بن محمد ابن خلدون (۷۳۲ھ-۸۰۸ھ) ہیں جو ایک عظیم فلسفی، مؤرخ، محقق اور ماہر عنایات تھے آپ کی متعدد کتب میں ”المقدمہ“ اور تاریخ اسلام پر ان کی کتاب ”العصر و دیوان المبتدأ والختم فی تاریخ العرب والحجم والبربر“ بہت مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۳۳۰/۳، ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد بن محمد، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص ۱۱-۱۵)

- ۳۵- مقدمہ تاریخ ابن خلدون، ۳۹۴، ۳۹۵؛ تاریخ افکار و علوم اسلامی، راغب الطباخ، اسلامک پبلیکیشنز لاہور، ۱۹۸۳ء، ۲، ۲۷، ۲۸، ۲۹
- ۳۶- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ: ۱۱۶؛ الوجیز فی اصول الفقہ: زیدان، عبدالکریم، نشر احسان، تہران، ۱۳۲۲ھ، ص ۳۷۸
- ۳۷- آمدی، علی بن ابی علی محمد بن سالم، سیف الدین الاحکام، دارالحدیث، خلف الازہر قاہرہ، ۲۳۹/۴؛ وہبہ، زحلی، ڈاکٹر، اصول الفقہ الاسلامی، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ۲، ۱۰۱
- ۳۸- نظریہ المقاصد عند الشاطبی، ص ۳۳۰
- ۳۹- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص ۱۲۰
- ۴۰- سورۃ التھان ۶۴: ۱۶
- ۴۱- سورۃ البقرہ ۲: ۲۸۶
- ۴۲- اصول الفقہ، لوہبہ زحلی، ۲، ۱۰۱
- ۴۳- زیدان، عبدالکریم، اصول الفقہ، نشر احسان، تہران، ۱۳۲۲ھ، ص ۴۰۵
- ۴۴- حکمت: وہ آیات اور احکام ہیں جن کے مفہوم کے متعلق عربی زبان کے ماہر شخص کو کسی قسم کا تردد یا تذبذب نہ ہو اور ان کا صاف اور صریح مفہوم کے سوا کوئی دوسرا مفہوم ہو ہی نہ سکے۔ (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر: دیلوی، احمد بن عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ، مترجم: مولانا سید محمد مہدی حسنی اور مولانا حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی)، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، لاہور، ص ۱۴۳
- ۴۵- تشابہات: یہ وہ آیات اور احکام ہیں جن سے یک وقت دو معانی مراد لئے جاسکتے ہوں اور بظاہر ایسا کوئی قرینہ موجود نہ ہو جس سے کسی ایک معنی کے حق میں معین فیصلہ کیا جاسکتا ہو۔ (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، ص ۱۴۳)
- ۴۶- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ۱۲۲